خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 23-اپریل 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 93 | منگل 4 ذوالحجہ 1416ھ 23 شہادت 1375ہش 23 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سانحہ ڈنبلین پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اظہار افسوس

روزنامہ جنگ لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک ارشاد شائع ہوا ہے۔ سکاٹ لینڈ کے شہر ڈنبلین میں ایک جنونی شخص نے ایک سکول میں اندھا دھند فائرنگ کر کے کئی معصوم بچوں کو اور ان کی ایک استانی کو ہلاک کر دیا تھا۔ لندن (پ ر) سانحہ سکاٹ لینڈ کے متاثرین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ان عوامل کی نشاندھی اور اصلاح بہت ضروری ہے جن کی وجہ سے بربریت کے یہ واقعات رونما ہوتے ہیں اس سانحہ پر افسوس کا

باقی صفحہ 7 پر

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہیں رکھتا۔ اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہئے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ ایک دوست کے ہاں دعوت کے واسطے گیا۔ اس دوست نے بہت پر تکلف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا تو کہنے لگا کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی اور عمدہ کھانا کھلایا۔ مگر میں نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا۔ میزبان نے کہا کہ آپ بیان فرمائیں تاکہ اور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤں۔ تب اس نے کہا کہ جب آپ گھر میں نہ تھے اور میں یہاں اکیلا تھا۔ اگر اس وقت میں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا۔

اس شخص نے ترک بدی پر فخر کیا لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ ترک بدی میں کوئی عمدگی اور فخر نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 4)

تمہارا رب کہتا ہے کہ ہمیشہ مجھ سے دعا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں یہ بھی فرماتا ہے (-) کہ کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے۔ جب وہ خدا سے دعا کرے خدا تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے (کلام الٰہی) نے فرمایا کہ...... خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو خوف اور طمع کے ساتھ۔ اس آیت سے پہلی آیت میں کہا گیا تھا کہ تذلل اور اضطراری کیفیت کے ساتھ اور چپکے چپکے دعائیں کرو۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہماری زندگی میں دو ہی حالتیں ہیں۔ یا تم تکلیف میں ہو اور خوف کی حالت طاری ہے کہ تمہیں یہ نقصان پہنچ جائے گا۔ تکلیف شروع ہو چکی ہے کوئی تکلیف دور ہو گی یا نہیں ہو گی یہ خوف ہے پھر یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ (ایمان والے) بندہ کو یہی خوف ہوتا ہے اور طبعاً طمع کے ساتھ اس امید پر کہ دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دعا کو سنے گا۔ اپنی رحمت سے ہمیں نوازے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کی امید پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکت کے حصول کے لئے اور اس امید پر کہ وہ برکتوں اور اپنے فضلوں سے نوازے گا۔ اس کے حضور جھکو اور اس سے دعائیں کرو اور اسی خوف سے کہ کہیں اگر دوری ہو جائے اگر قرب کی راہیں وا نہ ہوں ہماری زندگی میں' تو شیطان کامیاب حملہ آور نہ ہو جائے ہم پر' اور ہم خدا کی بجائے شیطان کی گود میں نہ چلے جائیں۔ اسی خوف سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو کہ اس کی مدد کے بغیر کچھ مل نہیں سکتا۔

انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ مولا بس۔ کہ سب کچھ خدا ہی خدا ہے اور خدا سے ہی سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے اور وہ لوگ جو خدا کی طرف نہیں جھکتے اور جنہوں نے ہزاروں بت اپنے صحن سینہ میں یا اپنے ماحول میں بنا رکھے ہیں۔ حقیقی کامیابیاں انہیں نصیب نہیں ہوتیں اس لئے وہ جو کائنات کی بنیادی حقیقت ہے اس بنیادی حقیقت سے ایک حقیقی تعلق قائم ہو جانا

باقی صفحہ 7 پر

جب آدمی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان خطبہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگلستان میں 28- اپریل 1996ء کو جو خطبہ ارشاد فرمائیں گے وہ اسی روز یعنی 28- اپریل بروز اتوار پاکستانی وقت کے مطابق 6 بجے شام ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اشاعت)

"مسلم پارلیمنٹ برطانیہ" کے بانی کلیم صدیقی انتقال کر گئے

○ برطانیہ کے مسلمانوں کے عالمی شہرت یافتہ رہنما ڈاکٹر کلیم صدیقی گزشتہ روز جنوبی افریقہ میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ڈاکٹر کلیم صدیقی ایک اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے جنوبی افریقہ گئے تھے جہاں کانفرنس کے دوران ان کو دل کا دورہ پڑا۔ ان کی عمر 62 برس تھی۔ ڈاکٹر کلیم صدیقی برطانیہ میں قائم کی جانے والی مسلم پارلیمنٹ کے بانیوں میں شمار ہوتے تھے۔ اس 150 رکنی پارلیمنٹ کی بنیاد 1992ء میں رکھی گئی جس میں کوئی 15 لاکھ برطانوی مسلمانوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔ ڈاکٹر کلیم صدیقی ہمیشہ اسلامی دنیا کے خلاف استعماری سازشوں کے' خلاف ڈٹے رہے۔

درخواست دعا

○ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ کو مورخہ 21- اپریل 1996ء کو بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کیا گیا تھا۔ اب بفضل تعالیٰ رو بصحت ہیں اور ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آچکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میاں صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد شفیق صاحب (الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ) بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

23- شہادت 1375 ھش — 23 - اپریل 1996ء

خدا تعالیٰ سے وفا

یہ تو سب جانتے ہیں کہ وفاداری ایک بہت اچھے کردار کی علامت ہے۔ کوئی شخص بھی بے وفائی کو اچھا نہیں سمجھ سکتا نہ وہ خود چاہتا ہے کہ کسی سے بے وفائی کرے نہ وہ یہ چاہتا ہے کہ کوئی اس سے بے وفائی کرے۔ اگر خود اس سے بے وفائی سرزد ہو جائے تو وہ کئی بہانے بناتا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس نے بے وفائی نہیں کی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بے وفائی کو کسی طرح بھی سراہا نہیں جا سکتا۔ لیکن وفا کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے زیادہ وفا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ انسان دنیا کو تو چھوڑ سکتا ہے لیکن خدا کو اسے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ دنیا کی بات کا انکار کر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی بات کا انکار کرے تو اس کا ایمان بھی سلب ہو جاتا ہے۔ پس سب سے زیادہ ہماری وفا کا حق دار خدا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ہمیں سب سے زیادہ وفا کرنی چاہئے۔ وفا کا یہ بھی مطلب ہے کہ خدا پر ایمان لے آئے ہیں تو اب بے یقینی پیدا نہیں ہونی چاہئے عسر ہو یا یسر اللہ تعالیٰ پر یہ ایمان رکھنا چاہئے اور اسی کا نام اس سے وفا ہے کہ جو کچھ ملتا ہے اسی کی طرف سے ملتا ہے۔ ہماری مشکلات کو دور کرنے والی وہی ذات ہے۔ اگر ہم کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں تو اس مصیبت سے چھٹکارا وہی ذات ہمیں دے سکتی ہے یہ ایمان اور یہ یقین اللہ تعالیٰ سے وفا کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"مشکلات سے مت ڈرو۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو۔ تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔ صاحب ایمان وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔"

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس ارشاد میں ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے وفا اس بات کا نام ہے کہ ہم اس کی منشاء اور اس کی رضا کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالتے ہوئے اسی پر بھروسہ رکھیں اور اسی سے آسانیاں بھی مانگیں اور دشواریوں کو دور کرنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اور کہ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور چونکہ انسان نے خدا تعالیٰ کے لئے دنیا کو چھوڑ دیا ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ اسے سب کچھ مہیا کر دیتا ہے گویا کہ حقیقت میں انسان محروم کسی چیز سے بھی نہیں ہوتا۔ دنیا کو چھوڑ دینے کے باوجود اللہ تعالیٰ دنیا کی ہر چیز اس کے لئے مسخر کر دیتا ہے۔ اور اس کی خدمت میں لگاتا ہے۔ ایسا کرنے کے لئے انسان کو چاہئے کہ وہ ایمان لا کر خدا تعالیٰ سے وفا کرتا ہوا صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے کیونکہ جو شخص ثابت قدم نہیں رہتا وہ اللہ تعالیٰ سے وفا نہیں کرتا۔ بلکہ کبھی خدا کا بن جاتا ہے اور کبھی دنیا کا۔ جب دنیا کا بن جاتا ہے تو اس وقت اس کی وفا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم خدا تعالیٰ سے پوری طرح وفا کر سکیں۔

خدمتِ خلق میں تمئیز کو رکھو نہ روا
سب مذاہب کے سبھی لوگ ہیں مخلوقِ خدا
منبعِ حسنِ عمل تو ہیں خدا کے اخلاق
اور اسی ذات سے اعمال کی ملتی ہے جزا

ابوالاقبال

○

لالہ و گل کو تو راس آتی ہے گلشن کی ہوا
پاؤں کے چھالوں کو ہے مطلوب صحرا کی فضا

لاکھ آوازے کسیں اہلِ زمیں اہلِ زماں
دب نہیں سکتی جو آئے آسمانوں سے صدا

دل گرفتہ ہو کے رہ جاتے ہیں اہلِ دل نسیم
جب محبّت سے نظر آتے ہیں دل نا آشنا

وہ یقیناً لائقِ صد ہدیۂ تبریک ہے
صلح کیشی کے لئے جو ہاتھ بھی آگے بڑھا

آنکھ میں ہو شرم تو زندہ رہیں اقدار بھی
کون رکھتا ہے وگرنہ این و آں سے واسطہ

عمر بھر کھیلے ہیں جو دار و رسن کے نام سے
ہر قدم پر بھولتے ہیں آج مقتل کا پتہ

ہے خلوصِ دل کی اس آواز میں پیغام دوست
"مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے"

نسیم سیفی

27-11-1987

قرارداد تعزیت

بروفات محترمہ امتہ المجید

بیگم صاحبہ آف لاہور

یہ خبر ہم سب ممبران مجلس عاملہ یو-کے- کے لئے بے حد صدمہ کا موجب ہوئی کہ مکرم و محترم آفتاب احمد خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی والدہ ماجدہ محترمہ امتہ المجید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ثناء اللہ خاں صاحب یکم مارچ 96ء جمعہ کی شام لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت شیخ محمد صاحب آف مزنگ لاہور رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی تھیں۔

آپ کی عمر وفات کے وقت 96 سال تھی۔ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ نہایت نیک دل اور دعا گو تھیں۔

ممبران مجلس عاملہ یو-کے محترمہ امتہ المجید بیگم صاحبہ کی وفات پر مکرم آفتاب احمد خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ یو کے اور جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انہیں موصوفہ کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے تاکہ یہ نیکیاں آپ کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔ آمین

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) غیبت کی کسوٹی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے اللہ کے حوالہ سے محبت وسعت اختیار کرتی ہے اور یہ بڑی واضح بات ہے لیکن جہاں تک عامتہ الناس اور احمدیوں کا تعلق ہے وہ بھی دین حق کے حوالے سے وسیع دائرے میں لازماً محبت سے تعلق رکھنے والا مضمون ہی رہتا ہے۔ اور اس وسیع دائرے میں محبت اثر دکھاتی ہے۔

ایسی بھی احادیث ہیں جن میں دین حق کے حوالے کے بغیر بنی نوع انسان کے حقوق بیان کرتے ہوئے صرف ان کے نہیں بلکہ جانوروں کے حقوق بیان کرتے ہوئے جانوروں سے بھی رحم اور شفقت کے سلوک کی ہدایت ہے۔ ایسی ایسی حدیثیں ہیں کہ جن میں یہ فرمایا گیا کہ یہ اونٹنی جس پر تم ظلم کرتے رہے ہو' ایک شخص کے متعلق فرمایا' اس کے تم جواب دہ ہو گے قیامت کے دن۔ یہ تمہارے خلاف واویلا کر رہی ہے اور اس شخص نے آزاد کر دیا اونٹنی کو اور توبہ کی۔ آزاد کر دیا ان معنوں میں کہ بے شک میری طرف سے جائے جنگل میں پھرے۔ میں اب اس پر کوئی ظلم نہیں کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ نہ کرتے تو تم خدا کی پکڑ کے نیچے تھے۔ ایک پرندے کی دردناک آواز سن کر آپ بے چین ہو جاتے ہیں خیمے سے باہر آجاتے ہیں۔ وہ مادہ پرندہ تھی' کہتے ہیں کس نے اس مادہ پرندہ کو دکھ دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی نے اس کے انڈے اٹھا لئے ہیں۔ یا بچہ اٹھا کر لے گیا ہے۔ اور واقعتہ یہی بات نکلی۔ اسے واپس گھونسلے میں رکھوایا۔ تو آپ کو چین آیا۔ یہ ہیں محمد رسول اللہ رحمتہ للعالمین اس لئے رحمتہ للعالمین کے مضمون سے ہٹ کر آپ کی کسی حدیث کا ترجمہ درست نہیں ہو گا۔ جب ہم وسیع دائرے میں جاتے ہیں تو غیبت کا مضمون بھی ہمیں اسی دائرے میں اسی طرح قابل توجہ دکھائی دیتا ہے۔ جیسا نسبتاً اندرونی دائرے کے۔ جیسا مثلاً نظام جماعت ہی کا تعلق نہیں رہتا۔ بلکہ غیبت کسی کی کرنا بھی اتنا ہی بڑا جرم اور بھیانک جرم ہے۔ اتنا بڑا نہ سہی تو ایک بھیانک جرم ہے جو بڑے جرم میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ محبت میں تو چغلی نہیں رہ سکتی یہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر غیبت میں سے کوئی بات ہوئی بھی ہے تو کچھ اور اعلیٰ مقاصد کی خاطر ہو گی۔ مگر چغلی کی خاطر نہیں ہو گی۔ جیسا کہ میں نے مثال دی ہے۔ آنحضرت ﷺ سے آپ کی زوجہ مطہرہ نے سوال کیا یا رسولؐ اللہ آپ چغلی فرما رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں میں نے جو کہا ہے چغلی نہیں۔ کیونکہ آپؐ اپنے دل کی اندرونی تہہ بہ تہہ حالتوں پر نظر رکھتے تھے۔ جانتے تھے کہ کہیں بھی ان پوشیدہ محرکات میں کوئی رخنہ نہیں ہے۔ کوئی نیت کی ایسی خرابی نہیں۔ جس کا تعلق کسی سے نفرت سے ہو۔ کسی سے تفاخر کرنے سے ہو۔ بلکہ بعض مقاصد کی خاطر بعض دفعہ کسی کی غیبت میں بھی باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ اور وہ بالکل اور مقصد ہے وہ کوئی مجلسی شرارت نہیں ہے۔ تو ان باتوں کو الگ رکھتے ہوئے میں بیان کر رہا ہوں۔ اگر آپ اپنے تعلقات کو خیر کے پہلو سے وسیع کریں گے تو آپ کی خیر سب پر سایہ فگن ہو جائے گی۔ اور اس سائے کے نیچے غیبت کا پودا پنپتا ہی نہیں ہے۔ بعض پودے ہیں جو بعض سایوں کے نیچے مرجاتے ہیں۔ پس غیبت کا پودا بھی لاُفت اور رحمت کے سائے تلے پرورش نہیں پا سکتا۔ پس ایک یہ بھی طریق ہے۔ پھر اور وسیع کر دیں اور بنی نوع انسان تک اس کو وسعت دے دیں تو اس کے نتیجہ میں رحمت للعالمین کا تصور ہے جو آپ کو بنی نوع انسان کے لئے محبت رکھنے پر بے اختیار کر دے گا۔ بے اختیار اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہاں بھی مصنوعی محبت کی میں بات نہیں کر رہا۔ مصنوعی محبت کوئی چیز نہیں۔ مصنوعی محبت ایک منافقانہ تصور ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لیکن حقیقی محبت بنی نوع انسان سے پیدا ہونا یہ بہت گہرے' قسم کے جہاد کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔

اب لفظ جہاد اور محبت میں بظاہر کوئی جوڑ نہیں۔ میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کو جو طبعی پیار بنی نوع انسان سے تھا چونکہ وہ اللہ کی محبت سے براہ راست پھوٹ رہا تھا اس لئے اس میں کسی جہاد کی ضرورت نہیں۔ لیکن عام انسان جو ان باتوں سے دور ہو۔ اسے اس لئے جہاد کی ضرورت ہے کہ اسے محسوس ہو گا کہ میری ابتدائی بنیادی محبت میں رخنہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کا تعلق استوار کرنا (۔) اس کا فیض عام ہو جائے یہاں تک کہ تمام بنی نوع انسان پر پھیل جائے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اس کے لئے اپنی محبت پر نظر رکھتے ہوئے' اس کی خامیوں پر نگاہ کرتے ہوئے' انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے' اعلیٰ درجہ کا مزاج اور ذوق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اعلیٰ درجے کے ذوق اور مزاج کے بغیر اللہ سے محبت نہیں ہو سکتی۔ اگر ذوق بگڑے ہوں تو محبوب بھی بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ قدرتی بات ہے جس کو نظر انداز کر کے بسا اوقات آپ اپنے اندرونی مسائل کا حل بھی تلاش نہیں کر سکتے۔ سوچتے ہیں کہ میں

باقی صفحہ 7 پر

تعارف

حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت الثالث

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کی تصنیف 'حضرت مرزا ناصر احمد' شائع کی ہے۔ اس کتاب کا پیش لفظ سلیمہ میر صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے تحریر کیا ہے۔ اس میں وہ لکھتی ہیں۔

ہے شکر رب عزّوجل خارج از بیاں۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ہزار بار شکر ہے جس نے لجنہ کراچی کو صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقعہ پر کتب شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے۔

یہ کتاب ایک عظیم شخصیت حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی سیرت و سوانح پر لکھی گئی ہے۔ آپ نے جشن صد سالہ سے سولہ سال قبل 1973ء میں جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر اظہارِ تشکر کے لئے صد سالہ جوبلی کا عظیم الشان منصوبہ جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور اس عالمگیر منصوبے کا موٹو "حمد اور عزم" رکھا اور روزمرہ کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک پروگرام جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ ایک راستہ دکھا دیا تھا جس پر دھیرے دھیرے چل کر جشنِ تشکر تک پہنچ گئے۔ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں) یہ کتاب حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ حرم ثانی حضرت امام جماعت الثالث نے تحریر کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔

"عجز وانکسار اور محبت آپ کی شخصیت کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کا ایک قول جسے اپنے پرائے سبھی بے ساختہ سراہتے ہیں

Love For All, Hatred For None

آپ کی اپنی زندگی کا لحہ لحہ اس قول کی سچی تصویر تھا۔ شادی کے بعد ان کو بہت تھوڑا ساتھ میسر آیا۔ مگر اس میں جو تربیت کا طریق اور شوہر کی محبت ملی وہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ میاں بیوی کے تعلق میں چھوٹی چھوٹی باتیں ہی تعلق بڑھانے یا گھٹانے کا باعث ہوتی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دل جیت لینے کا وصف کمال حد تک عطا فرمایا تھا۔ خدا کرے ہمارے 'قوام' اس کتاب کو پڑھ کر عمل کر کے صحیح سرتاج بن کر چمکیں۔

حضرت صاحب کو جماعت کی خواتین کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ شادی کے بعد لجنہ ربوہ کی طرف سے ایڈریس کے جواب میں حضرت صاحب نے آپا طاہرہ کو جو پہلا اور آخری پیغام عورتوں کے لئے دیا تھا وہ یہ تھا۔ فرمایا۔

"عورتوں کو یہ نصیحت کرنا کہ وہ غلبہ دین حق کی تیاری کے لئے اپنی تربیت کریں۔ اور بچوں کی تربیت کریں۔ اور اچھی طرح انہیں یہ بات کہیں کہ شاہراہِ غلبہ دین حق پر آگے ہی آگے بڑھتی جائیں۔"

اللہ تعالیٰ تمام احمدی خواتین کو حضور کی آخری نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور غلبۂ دین حق کی گھڑی قریب سے قریب کر دے۔ آمین

سیکرٹری اشاعت امتہ الباری ناصر اور برکت ناصر کے علاوہ تمام معاونات جنہوں نے کتاب کے شائع ہونے اور بعد میں قارئین تک پہنچانے کی تمام ذمہ داری اٹھائی ہوئی ہے کو جزائے خیر عطا کرے۔ کان اللہ معنا

کتاب کے متعلق مصنفہ حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے عرض حال کے طور پر تحریر کیا۔

ابتدا میں لجنہ کی خواہش پر میرا ارادہ تھا کہ حضرت امام جماعت الثالث کی سوانح اور سیرت پر ایک مختصر مضمون لکھوں۔ چنانچہ میں نے یہ مضمون لکھا اور اپنی تمام تر کوشش کے باوجود میں اسے زیادہ مختصر نہ لکھ سکی۔ حضرت صاحب نے اپنی سوانح حیات مختلف ادوار میں تقسیم کر کے مجھے واقعاتی رنگ میں سنائی تھی۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ صبح ناشتے پر اور شام کی چائے پر قریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ آپ مجھ سے یہ واقعات بیان فرماتے۔ میری خواہش تو یہی تھی کہ ان بیان فرمودہ واقعات کی روشنی میں زیادہ تفصیل کے ساتھ آپ کی سوانح لکھتی۔ لیکن طوالت کے خوف سے ایسا نہ کر سکی۔ میری تمام تر کوشش کے باوجود یہ مضمون کچھ طویل ہو گیا۔ اس لئے اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ سیرت کا حصہ جو کہ پہلے ہی بہت مختصر تھا اسے دوبارہ لکھا اور کسی قدر تفصیل سے واقعات لکھے۔ لیکن اس حصے میں مجھے خود بھی یہ کمی محسوس ہوتی ہے کہ سیرت کے ضمن میں میں نے صرف وہی واقعات لکھے ہیں جو میرے ساتھ ذاتی طور پر پیش آئے۔ اور وسیع نظر سے حضرت صاحب کی تمام زندگی پر نظر ڈالتے ہوئے سیرت کے مضمون کو بیان نہیں کیا۔

اس کی دو بنیادی وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ موخر الذکر صورت میں یہ مضمون بہت زیادہ وسیع ہو جاتا دوسرا یہ کہ اس طرز پر لکھنے کے لئے زیادہ وقت درکار تھا۔ جبکہ لجنہ کی یہ خواہش تھی کہ صد سالہ جوبلی کے سال میں اس کی اشاعت ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کا حصہ میں نے اس طرح سے لکھا ہے کہ واقعات بیان کرتی گئی

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل مطالعہ

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

حضرت ابوبکرؓ کی ہدایات سالاروں کے نام!

محاذ پر بھیجتے وقت

اپنے عہد خلافت میں ملک شام میں بھیجے جانے والے پہلے سالار "یزید بن ابی سفیان" کو مدینہ سے روانہ کرتے وقت اسلام کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:۔

یزید بن ابی سفیان یزید! میری ہدایت ہے کہ خدا سے ڈرتے رہنا۔ اس کی اطاعت کرنا اور اس کی رضا کو ہر دوسری رضا پر ترجیح دینا۔ دشمن سے جنگ میں خدا تمہیں فتح نصیب کرے تو کسی کے گلے میں لوہے کا طوق یا پیروں میں بیڑیاں نہ ڈالنا نہ کسی کا مثلہ کرنا۔ نہ دشمن سے دھوکا اور بے وفائی کرنا۔ لڑائی میں بزدلی نہ دکھانا۔ بچوں کو نہ مارنا۔ نہ بوڑھوں اور عورتوں کو کسی پھلدار درخت کو مت کاٹنا اور نہ کھجور کے درختوں کو برباد کرنا۔ نہ کسی جانور کی کونچیں کاٹنا۔ الا یہ کہ اس کا گوشت کھانے کے لئے ایسا کرنا پڑے۔ تمہارا گزر ایسے لوگوں سے ہو گا جو خانقاہوں میں راہبانہ زندگی بسر کرتے ہیں جو تم سے کہیں گے کہ ہم نے اپنی زندگی خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دی ہے۔ ان سے تعرض نہ کرنا۔ اور ایسے لوگ بھی ملیں گے جن کے بیچ سر پر شیطان نے مانگ نکالی ہو گی۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں یا جزیہ دے کر لشکر اسلام کی ماتحتی قبول نہ کریں تو تم ان کی مانگوں پر تلواریں مارنا اور یاد رہے۔

خدا ان لوگوں کی ضرور مدد کرتا ہے جو اس کے لئے اور اس کے نبی کے لئے قربانی کرتے ہیں۔

تم شام میں میرے پہلے سپہ سالار ہو۔ میں نے تم کو بہت سے معزز مسلمانوں کا حاکم بنا دیا ہے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور رواداری۔ سے پیش آنا۔ اور اپنے معاملات میں ان سے مشورے کرتے رہنا۔

(فتوح الشام ص 8)

ابو عبیدہ بن الجراح اس کے بعد خلیفہ الرسول نے (جب دوسرے سالار (ابو عبیدہ بن الجراح) کوچ کی تیاری مکمل کر چکے۔ ان سے روانگی کے وقت یہ نصائح فرمائیں:۔

میری باتیں گوش ہوش سے سنو۔ تمہاری فوج میں بہت سے معزز۔ خاندانی اور صالح لوگ ہیں اور ایسے شہسوار جو اسلام سے پہلے ننگ و ناموس کے لئے لڑتے تھے اور آج سچی لگن سے انعام ایزدی کے لئے لڑنے جا رہے ہیں ان سے اور باقی تمام ساتھیوں سے اچھا برتاؤ کرنا حق و انصاف کے معاملہ میں سب لوگ تمہاری نظر میں برابر ہوں۔

(فتوح الشام)

حضرت ابو عبیدہؓ کی اس فوج میں یمن کی ایک مقتدر شخصیت "قیس بن ہبیرہؓ مکتوح مراری" کی بھی تھی۔ یہ اسود عنسی کے کمانڈر انچیف رہ چکے تھے اور کئی یمنی قبیلے ان کے زیر اثر تھے جنگ کا بڑا تجربہ اور جنگی معاملات میں گہری سوجھ بوجھ رکھتے تھے۔ ایک بڑی جمعیت کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی دعوت پر شام میں لڑنے کی غرض سے مدینہ آئے تھے۔ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے لشکر میں ضم کر دیئے گئے تھے حضرت ابوبکرؓ نے ان لفظوں میں ابو عبیدہؓ سے ان کی سفارش کی:۔

تمہارے ساتھ ایک بڑا معزز آدمی ہے۔ عربوں کا ایک بڑا شہسوار جس کی رائے اور بہادری سے مسلمان نہ تو جنگ اور نہ جنگی معاملات میں بے نیاز رہ سکتے ہیں۔ اسے اپنا مقرب بنائے رکھنا اور اس کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آنا۔ اس پر ظاہر کرنا کہ وہ تمہارے لئے ضروری ہے اور تم ہر طرح اس کے قدر دان ہو۔ یہ رویہ رکھو گے تو وہ تمہارا خیر اندیش رہے گا اور تمہارے دشمن سے پوری کوشش اور جذبے سے لڑے گا۔

(فتوح الشام ص ۲۱)

قیس بن ہبیرہؓ اور اس کے ساتھ ہی "قیس بن ہبیرہ" سے مل کر کہا:۔

"تم کو ابو عبیدہؓ کے ساتھ جن کا لقب "امین" ہے بھیج رہا ہوں جن کی شان یہ ہے کہ ظلم سہتے ہیں خود ظلم نہیں کرتے۔ ان سے کوئی برا سلوک کرتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں اگر کوئی تعلق توڑتا ہے تو یہ جوڑتے ہیں۔ مسلمانوں پر بڑے مہربان ہیں۔ کافروں کے ساتھ نہایت سخت ان کے حکم سے سرتابی اور ان کی رائے سے انحراف نہ کرنا۔ وہ تمہیں ایسا حکم نہ دیں گے جس میں خیر اور بھلائی نہ ہو۔ میں نے ان کو تاکید کر دی ہے کہ تمہاری بات سنیں اور تمہارے مشورے پر عمل کریں۔ تم ان کو جو رائے بھی دو۔ اس میں خدا کا خوف ملحوظ رہے۔

عہد جاہلیت میں جب گناہ کا دور دورہ تھا۔ ہم سنتے تھے کہ تم ایک معزز بہادر اور تجربہ کار سردار ہو۔ اب تم اپنی شجاعت اور صلاحیتوں کو اسلام کی سربلندی کے لئے مشرکوں کے خلاف صرف کر دو۔ اس خدمت کا خدا بڑا انعام دے گا۔

(فتوح الشام ص ۲۱)

خالد بن سعید بن عاصؓ "خالد بن سعید بن عاص" کو شام کی طرف رخصت کرنے لگے تو ان الفاظ میں فہمائش کی:۔

تم نے میری راہنمائی کے لئے بہت اچھی نصیحتیں کیں جو میں نے گرہ باندھ لی ہیں۔ اب میں تمہیں کچھ ہدایتیں کرتا ہوں۔ غور سے سنو اور ان پر کاربند رہو۔ تم اسلام کے پرانے شیدائی اور خادم ہو اور اس حیثیت سے تمہارا مرتبہ بہت بلند ہے" لوگ تمہاری طرف دیکھتے ہیں اور تمہارے مشورے پر عمل کرتے ہیں تم شام میں جہاد کرنے جا رہے ہو جس کا انعام خدا کی میزان میں بہت ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تم نے سچے دل سے خدا کی خوشنودی اور اس کے انعام کی خاطر جان دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تمہاری سیرت ایسی ہونی چاہئے کہ عالم دین دین پر ثابت قدم رہیں اور جاہل دین سے دل چسپی لے کر اچھے پیرو بن جائیں مفسدہ پردازوں کو ڈانٹ ڈپٹ میں رکھنا۔ عام مسلمانوں کے خیر خواہ رہنا۔ سپہ سالار کو ایسے مشورے دینا جن سے حق کا بول بالا ہو اور مسلمانوں کا بھلا ہو۔ تمہارا ہر کام خوشنودی مولا کے لئے ہو اور اس احساس کے ساتھ کہ تم گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔

خود کو مردوں میں شمار کر لو ہم سب عنقریب مریں گے۔ پھر دوبارہ جلائے جائیں گے اور ہمارے اعمال کا محاسبہ ہو گا۔ خدا ہمیں اور تمہیں توفیق دے کہ اس کی نعمتوں کے گن گاتے اور اس کی سزا سے ڈرتے رہیں۔"

(فتوح الشام ص ۱۸)

(ہفت روزہ "لاہور" 4-نومبر 1996)

بقیہ صفحہ 3

ہوں اور کئی جگہ ترتیب کا بھی خیال نہیں رکھ سکی۔ واقعات کے بیان میں بھی اختصار سے کام لیا ہے۔ ورنہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ ایک ایک لمحے کی روداد لکھوں۔

بہرحال حضرت صاحب کی زندگی کی ایک ہلکی سی جھلک اس کتاب میں پیش کی گئی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پڑھنے والے اس سے لطف بھی لیں اور فائدہ اٹھانے والے بھی بنیں۔ حضرت صاحب کی سیرت لکھتے ہوئے مجھے خیال آ رہا تھا کہ اگر اس کو پڑھ کر خاوندوں کا سلوک اپنی بیویوں سے بہتر ہو جائے تو اس کتاب کے لکھنے کا ایک مقصد پورا ہو جائے گا۔

یہ عرض حال 6 نومبر 1989ء کو لکھا گیا تھا۔ جن موضوعات پر اس کتاب میں قلم اٹھایا گیا ہے اس کی ترتیب یہ ہے۔ سوانح حضرت امام جماعت الثالث۔ ولادت۔ بچپن اور تربیت۔ بچپن اور نوعمری کی دلچسپیاں اور مصروفیات حصول تعلیم۔ شادی۔ انگلستان روانگی۔ قبل از امامت خدمات۔ قید و بند 1953' وفات حضرت امام جماعت الثانی۔ و انتخاب امامت۔ دور امامت ثالثہ میں جاری ہونے والی تحریکیں۔ بیرونی ممالک کے دورہ جات۔ امامت ثالثہ کے دوران پوری ہونے والی پیش خبریاں۔ لٹریچر۔ ستارہ احمدیت۔ تعمیرات۔ دور ابتلاء۔ وفات حضرت منصورہ بیگم صاحبہ۔ عقد ثانی۔ آخری علالت و وفات۔ روزمرہ کا معمول اور عادات' سیرت کے چند اور نمایاں پہلو۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و محبت کا تعلق اور خشیت الٰہی۔ امامت سے محبت۔ قبولیت دعا۔

کہتے ہیں تصاویر تحریر سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بولتی ہیں۔ اور مفہوم کو زیادہ بہتر طریق پر پیش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث کی بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کی متعدد تصاویر شامل کی گئی ہیں۔ جی تو یہ چاہتا ہے کہ کتاب کے کچھ حصے بھی پیش کئے جائیں لیکن طبیعت زیادہ اس طرف مائل ہے کہ موضوعات کا ذکر کرنے کے بعد کتاب آپ کے ہاتھ میں تھما دی جائے تاکہ آپ اس کا کوئی ایک حصہ نہیں بلکہ ہر لفظ پڑھ کر خود محظوظ بھی ہوں اور فائدہ بھی اٹھائیں۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا۔

"اے جانے والے ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے۔ ان تمام نیک کاموں کو پوری طرح وفا کے ساتھ۔ پوری ہمت کے ساتھ۔ خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے چلاتے رہیں گے۔ اپنے خون کے آخری قطرہ تک ان کاموں میں حسن کے رنگ بھرنے کے لئے استعمال کریں گے۔ جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تو نے جاری کئے............ ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں یعنی تیری یاد سے یہ عہد کرتے ہیں"

اس کتاب کے تعارف کا اختتام حضرت امام جماعت الرابع کے ان جذبات سے کرتے ہوئے ہم ایک دفعہ اس عہد کو پھر دہراتے ہیں۔

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی مبارک باد کا مستحق ہے کہ انہوں نے یہ کتاب شائع کر کے ایک عظیم انسان کی زندگی کا اندرونہ جو ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی کتابت طباعت اور اشاعت کے سلسلہ میں کام کرنے والوں کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور ان سب سے زیادہ اور بھرپور جزا حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کو جنہوں نے یہ تمام باتیں احاطہ تحریر میں لا کر ہم سب تک پہنچائیں۔

(ن-س)

اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت' وجود' قویٰ' مال' جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کئے جاویں۔ ہماری تو تمام کتابیں امراض و عوارض میں ہی لکھی گئی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

منظور صادق راولپنڈی

مکرم میجر جنرل (ر) نسیم احمد صاحب

جنرل (ر) نسیم صاحب سے میری کوئی قرابت داری نہیں تھی اور نہ ان سے میرا کوئی زیادہ میل ملاپ تھا لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ عالمگیر بالخصوص جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک اہم ستون تھے اور ان کی موت سے جماعت میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پر ہونے میں خدا جانے کتنا وقت لگے۔ ان کی ذات جماعت کے لئے ایک بڑا سہارا اور قابل افتخار تھی۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ جماعت راولپنڈی کے سر سے ایک سایہ اٹھ گیا ہے۔ وہ ایسے شجر ثمر بار تھے جس سے، جس نے چاہا اور جب چاہا پھل اتارا اور کھالیا۔ جنرل صاحب کی ذاتی زندگی میں خدا جانے کتنی خوبیاں ہوں گی ان کا مجھے کچھ زیادہ علم نہیں مگر ان کی جو خوبیاں اور جو صفات چمکدار موتیوں کی طرح سب پر عیاں اور ظاہر و باہر تھیں ان میں ان کی عاجزی و انکساری غریب پروری۔ نظام جماعت کی اطاعت۔ امام جماعت اور جماعت سے گہری وابستگی کی صفات قابل ذکر ہیں۔ وہ انتہائی ملنسار اور شریف النفس تھے۔ ملک کے ایک نامور آئی سرجن اور فوج کے ایک انتہائی اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے کے باوجود ان میں تکبر کبر اور نمود و نمائش کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔ جماعت کا غریب سے غریب شخص بلا جھجک ان سے ملتا اپنے مسائل بیان کرتا مشورہ لیتا انہیں میں نے کبھی کسی کو مایوس کرتے نہیں دیکھا۔ یہی وجہ تھی کہ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ ربوہ۔ کراچی کوئٹہ لاہور سمیت ملک کے دور دراز علاقوں کے احمدی احباب "اپنے جنرل نسیم" کے پاس بڑی امیدیں لئے پہنچتے اور ان کے علم و تجربہ اور "فیض عام" سے فیضیاب ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بھی شفا رکھی تھی اس لئے ان کے مریضوں کا دائرہ بہت وسیع تھا جن میں اپنے اور پرائے سبھی شامل تھے۔ جماعت کے لئے ان کا وجود بہت نافع الناس تھا۔ جماعتی نظام کے تحت جو بھی مریض ان کے پاس بھیجا جاتا وہ اس سے کوئی فیس نہیں لیتے تھے اس کے علاوہ بھی غربا اور نادار لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں وسیع دل عطا فرمایا تھا۔ جماعت کے جو سینکڑوں ہزاروں لوگ ان کے ہاتھوں شفایاب ہوئے اور انہیں بینائی ملی وہ ہمیشہ ان کے لئے ضرور دعا گو رہیں گے۔

جنرل نسیم صاحب احمدیت کی ایک چلتی پھرتی تصویر تھے وہ ایک نڈر اور بیباک احمدی تھے۔ اپنے "احمدی" ہونے کو انہوں نے کبھی چھپایا نہیں۔ جماعت کے جلسوں اور اجتماعات میں بے دھڑک شرکت کرتے۔ جماعت کی طرف سے انہیں جو بھی ذمہ داری سونپی گئی انہوں نے اسے بلا جھجک ادا کیا۔ زندگی کے آخری برسوں میں وہ جماعت راولپنڈی کی مجلس عاملہ کے رکن رہے جب بھی اجلاس ہوتا آپ ضرور تشریف لاتے۔ اور مؤدب ہو کر بیٹھتے جو بات دریافت کی جاتی اسی کا جواب دیتے زیادہ باتیں کرنے سے اجتناب فرماتے۔ گزشتہ سے پیوستہ جمعہ کو مرکز سلسلہ میں جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ تھی مکرم امیر صاحب نے اپنی عدم موجودگی میں جنرل نسیم صاحب کو قائمقام امیر مقرر فرمایا چنانچہ بیت الحمد میں آپ نے خطبہ دیا اور عبادت کرائی۔ جنرل نسیم صاحب نے اس ذمہ داری کو اس عمدگی سے نبھایا کہ میں دنگ رہ گیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ جمعہ سے فراغت کے بعد آپ کو مبارکباد دوں مگر آپ جلدی میں نکل گئے اور پھر جلدی میں ہی ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت بھی ہو گئے اور انہیں مبارکباد دینے کی حسرت ہی رہی مکرم امیر صاحب نے آپ کو جب بھی کوئی کام سونپا آپ نے ہمیشہ اسے بسرو چشم قبول کیا اور اسے خوب نبھایا۔ جماعت کے سالانہ جلسوں میں کھانا پکوانا۔ دیگوں کی نگرانی کھانے کی تقسیم وغیرہ کے کام مکرم جنرل صاحب کے ذمہ ہوتے تھے کہاں فوج کا ایک اعلیٰ افسر اور نامور ڈاکٹر اور کہاں رات بھر دیگوں پر کھڑے ہو کر ڈیوٹی دینا، اطاعت امیر کے یہ شاندار نمونے صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے نظام میں ہی ملتے ہیں۔ جنرل نسیم صاحب کو حضرت صاحب کے حکم پر افریقہ میں چند ماہ زندگی وقف کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران آپ نے جو کام کیا حضرت صاحب نے اس پر بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ انہیں یہ سعادت ملنا بھی ان کی اطاعت اور جماعت سے دلی وابستگی کا عملی ثبوت ہے۔ آپ ہر تحریک پر لبیک کہتے اور ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاں مالی فراخی اور کشائش رزق عطا فرمایا تھا وہاں آپ دل کے بھی سخی تھے۔ جماعت کے مالی نظام میں آپ نمایاں طور پر حصہ لیتے جماعت راولپنڈی کو جب بھی کوئی مالی مشکل درپیش ہوتی تو نظریں جنرل نسیم پر ہوتیں اور آپ خندہ پیشانی سے آگے بڑھ کر جماعت کی یہ مشکل دور فرما دیتے۔ چندے کی کوئی تحریک ہوتی تو جنرل نسیم صاحب کا نام ہمیشہ سرفہرست ہوتا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جماعت کے علماء اور بزرگان سلسلہ کا آپ بے حد احترام فرماتے مرکز سلسلہ سے آنے والے بزرگوں کو گھر کھانے پر بلانا ان کی خدمت کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ کا گھر ایک لحاظ سے جماعت راولپنڈی کا گیسٹ ہاؤس تھا۔ اور اہم خدمت کو آپ نے ہمیشہ خوشی سے قبول کیا۔

جنرل نسیم صاحب ہمارے امیر صاحب کے دست و بازو تھے محترم امیر صاحب تمام اہم امور میں آپ سے مشورہ کرتے اور آپ کے صائب مشورے کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ آپ بھی جناب امیر صاحب کا بہت احترام کرتے اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنا ہی اپنی سعادت سمجھتے۔ الغرض جنرل نسیم بہت سی یادیں چھوڑ کر رخصت ہو گئے۔

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

اللہ تعالیٰ ہمارے اس بزرگ بھائی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی خوبیوں کا وارث بنائے اللہ تعالیٰ جماعت راولپنڈی کو بھی کوئی نعم البدل عطا فرمائے اور آپ کی جدائی سے پیدا ہونے والا یہ بہت بڑا خلا جلد بھرنے کے سامان پیدا فرمائے۔

عبدالحمید چوہدری

گونگلو اور ریکارڈنگ مشین

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے دینی خدمات اور دعوت الی اللہ کی غرض سے تقسیم ملک سے قبل کراچی سے بنگال تک اور خیبر سے راس کماری (جنوبی ہند) تک متعدد بار سفر اختیار کئے۔ آپ جہاں جہاں بھی تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی رنگ میں ان کی حفاظت کی اور ان کی نصرت فرمائی۔

ایک مرتبہ آپ جھنگ کے دورہ کے لئے تشریف لائے تو میرے والد صاحب نے انہیں اپنے گھر مدعو کیا۔ ان دنوں میرے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالسلام (نوبل انعام یافتہ) کم سن تھے اور انہوں نے بولنا شروع نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے میری والدہ ماجدہ قدرے پریشان تھیں جب حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے تو میری والدہ ماجدہ نے مکرم بھائی جان کو حضرت مولانا صاحب کے سامنے پیش کرنے کے بعد عرض کیا کہ اس بچے نے بولنا شروع نہیں کیا اس کے لئے دعا کریں کہ یہ بولنے لگ جائے اس پر حضرت مولانا صاحب نے ننھے عبدالسلام کو اپنی گود میں اٹھایا اور پیار سے کہا کہ "اوئے گونگلو توں بولدا کیوں نہیں" اس کے بعد انہوں نے دعا کی اور میری والدہ ماجدہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "یہ اتنا بولے گا کہ دنیا سنے گی" چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ حضرت مولانا صاحب کے دعائیہ کلمات کو اللہ نے کس شان سے پورا فرمایا۔ میرے بھائی مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع ربوہ میں جب کبھی حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ یہ واقعہ سنانے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ "دیکھا سلام اب کتنا بولتا ہے"

1933ء میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو مرکزی ہدایت کے ماتحت بغرض دعوت الی اللہ لکھنؤ بھجوایا گیا۔ وہاں پر علاوہ دعوت الی اللہ کے جلسوں میں تقاریر کرنے کے انہوں نے باقاعدہ درس کا سلسلہ شروع کیا جس میں علاوہ احمدی احباب کے غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوتے تھے۔ وہیں ایک عیسائی مشنری خاتون جس کا نام روت تھا اور جو مشہور پادری مسٹر ایم۔ این ہوز کی لڑکی تھی سے آپ نے حضرت مسیح اور تثلیث کے بارے میں گفتگو کی۔ اس گفتگو کے بعد جو واقعہ پیش آیا اس کی تفصیل حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی سوانح "حیات قدسی" حصہ پنجم صفحہ 63-62 پر "ریکارڈنگ مشین" کے عنوان سے یوں بیان فرمایا ہے۔

"جب ہم روت صاحبہ کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو ایک ڈاکٹر جو امریکہ کے سند یافتہ تھے۔ کہنے لگے کہ میں بھی اسی بلڈنگ کے ایک حصہ میں رہتا ہوں۔ میرا بھی حق ہے کہ آپ مجھے بھی کچھ وقت دیں۔ جب ہم ان کے کمرہ میں گئے تو دیکھا کہ کلام الٰہی رحل پر رکھا ہوا ہے جو وہ باقاعدہ روزانہ فارغ وقت میں تلاوت کرتے تھے اور ان کا طبی کاروبار بھی کامیابی سے چلتا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ امریکہ جانے سے پہلے ایک دفعہ لکھنؤ کے ایک بہت بڑے عالم کے وعظ میں شریک ہوا۔ جس میں انہوں نے حشر و نشر اور یوم الحساب کے متعلق...... نظریہ پیش کیا اور بیان کیا کہ ہمارے اعمال نامے کراما" کاتبین لکھتے ہیں اور ان کے مطابق جزاء سزا دی جائے گی۔

میری طبیعت آزاد قسم کی اور نکتہ چین واقع ہوئی تھی۔ میرے دل میں سوال پیدا ہوا کہ ان فرشتوں کے پاس قلم دوات اور کاغذ کہاں ہیں اور ان کے ہاتھ کہاں ہیں اور اعمال کا موازنہ کرنے کے لئے ترازو کہاں سے آئیں گے۔ اسی قسم کے فضول سوالات میرے ذہن میں پیدا ہوئے اور مجھے...... عقائد اور تعلیمات کے متعلق بدظنی پیدا ہو گئی۔

لیکن جب میں اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ گیا اور ایک کالج میں داخل ہوا تو ایک دن بعض دوستوں نے کہا کہ ایک نئی ایجاد ہوئی ہے جس کے عجائبات میں سے ایک یہ عجوبہ ہے کہ کوئی شخص کسی کمرہ میں جہاں وہ مشین رکھی ہوئی ہو خواہ کسی قسم کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیلی حملہ رکوانے کی کوششیں

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملے رکوانے کے لئے شام پہنچ گئے ہیں۔ جہاں پر انہوں نے شام کے صدر اور اعلیٰ عہدیداروں کے علاوہ ایران نواز حزب اللہ کے لیڈروں سے بھی ملاقاتیں کی ہیں۔ مسٹر وارن کرسٹوفر کو مغربی ایشیا کے امور کا ماہر سمجھا جاتا ہے اور وہ اس سے قبل فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان کامیاب مذاکرات کے بعد امن سمجھوتے کروا چکے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے اردن اور اسرائیل کے درمیان امن سمجھوتہ کرانے میں بھی کامیابی حاصل کی ہے تاہم ان کو شام اور اسرائیل کے درمیان امن سمجھوتے کرانے میں ابھی تک کامیابی نہیں ہو سکی۔

شام اور اسرائیل کے درمیان امن سمجھوتے میں جو پریشر لیور شام کی طرف سے استعمال کیا جاتا ہے وہ حزب اللہ کے اسرائیلی قصبوں پر حملے ہیں۔ شام سفارتی اور سیاسی طور پر ان حملوں کی حمایت کرتا رہا ہے۔ اگرچہ مادی اور فوجی امداد کے لئے حزب اللہ کو ایران کی حمایت حاصل ہے۔ اور چونکہ حزب اللہ مذہبا بھی شیعہ ہیں اس لئے ان کے ایران کے ساتھ قریبی تعلق کوئی انہونی بات نہیں اور ساری دنیا بھی جانتی ہے کہ حزب اللہ کے یہ حملے دراصل اسرائیل پر ایران کے ہی حملے ہیں۔

سیاسی اور سفارتی سطح پر اسرائیل عملاً شام کے ساتھ کسی سیاسی سمجھوتے سے مایوس ہو چکا ہے۔ اور یوں لگتا ہے کہ اسرائیل کے حالیہ حملے دراصل اس مسئلے کو طاقت کے زور پر حل کرنے کی کوشش ہے۔

حزب اللہ نے جوابی طور پر اسرائیل پر حملے کئے ہیں۔ لیکن اسرائیل کے شدید حملوں کے مقابل پر ان کی حیثیت کوئی زیادہ موثر نہیں ہے۔ ایران نے حزب اللہ کو مزید حملے کرنے کو کہا ہے لیکن جنوبی لبنان میں جو قیامت مچی ہوئی ہے اور لبنان کی بندرگاہ پر بھی جو حملے جاری ہیں ان سے تمام ملکوں کو تشویش ہے۔

سفارتی مبصرین کا خیال ہے کہ شام کا مسٹر کرسٹوفر کا یہ دورہ اس مسئلے کو سیاسی اور سفارتی انداز میں حل کرنے کی ایک کڑی ہو گا۔ مسٹر کرسٹوفر یہ چاہیں گے کہ حزب اللہ آئندہ سے حملہ نہ کرنے کی یقین دہانی کرائے۔ اور اس کی ضمانت شام دے۔ اگر شام ایسی موثر ضمانت نہ دے سکے تو لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں کے ساتھ ساتھ لبنانی عوام پر بھی حالیہ اسرائیلی حملے جاری رہیں گے۔

امریکہ اس سے پہلے ان حملوں کے لئے اسرائیل کی حمایت کر چکا ہے اور امریکہ ہی کی حمایت کے سبب اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل بھی ان حملوں کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ اور محض جنگی بندی کی اپیلوں پر ہی اکتفا کر سکی ہے۔

اب لبنان اور شام نے سفارتی جنگ کا دوسرا مرحلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو استعمال کر کے شروع کیا ہے۔ اب یہ معاملہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں لے جایا جا رہا ہے اور لبنان نے دعویٰ کیا ہے کہ 134 ممالک نے اس معاملے پر لبنان کی حمایت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ لیکن اقوام متحدہ کے ڈھانچے میں دنیا بھر کے ممالک کی نمائندہ تنظیم یعنی جنرل اسمبلی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس کی قراردادوں پر عمل درآمد تبھی ممکن ہوتا ہے جب سلامتی کونسل بھی اس کی منظوری دے دے۔ ورنہ جنرل اسمبلی کی قراردادیں عملاً بے اثر ہوتی ہیں۔ ماضی میں پاکستان کو اس بات کا تجربہ رہا ہے کہ 1971ء کی جنگ میں جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے بھارتی جارحیت کی مخالفت کی تھی لیکن چونکہ سلامتی کونسل نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا تھا اس لئے یہ قرارداد محض ایک اخلاقی فتح بن کر باقی رہی اور بھارت پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ماضی میں ایک بار اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان ایک غیر تحریری معاہدہ عمل میں آیا تھا لیکن حالیہ جنگ نے ثابت کر دیا کہ یہ معاہدہ عمل کے میدان میں بے اثر ثابت ہوا تھا۔ حزب اللہ نے اسرائیلی قصبوں پر حملے جاری رکھے چنانچہ اب اسرائیل نے شدید جوابی حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

اسلامی کانفرنس کے ممالک کے سفیروں کا بھی ایک ہنگامی اجلاس نیویارک میں ہوا جس میں جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملے رکوانے پر غور کیا گیا۔

قابل غور یہ امر ہے کہ ابھی تک بڑے مسلمان ممالک نے اسرائیلی جارحیت کی مذمت نہیں کی۔ محض چند دبے دبے بیانات اپنی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لئے دیئے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی ممالک کی عمومی قیادت ایران اور شام کے رویہ سے بیزار ہے اور ان کی اسرائیل کے خلاف کارروائیوں کو دہشت گردی سمجھتی ہے۔

○○○

سری لنکا میں تاملوں کے خلاف دوسری مہم

سری لنکا کی فوج نے تامل باغیوں کے خلاف اپنی دوسری زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ چند ماہ قبل سری لنکا کی فوج نے جو پہلی زبردست مہم شروع کی تھی اس کے نتیجے میں بڑی کوشش اور جدوجہد کے بعد سری لنکا کی فوج نے تاملوں کے ہیڈ کوارٹر جافنا پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن اس حملے کے بعد تاملوں کی ایک بڑی تعداد جافنا سے فرار ہو کر جنگلوں میں چھپ گئی تھی۔ ماضی کے اس حملے کے چند ماہ بعد تک تو تامل ذرا خاموش رہے لیکن پھر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی طاقتوں کو مجتمع کیا اور پھر سے حملے شروع کئے۔ ماضی میں کولمبو میں بارود سے بھرا ہوا ٹرک سٹیٹ بینک کی عمارت سے ٹکرا کر زبردست تباہی کی گئی اس کے علاوہ تاملوں کی کشتیوں نے بندرگاہ پر بھی حملے کئے۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ تامل دوبارہ طاقت پکڑ گئے ہیں۔

اب سری لنکا کی حکومت نے جو حملہ شروع کیا ہے اس میں بھی ماضی کے بڑے حملے کی طرح رازداری برتی جا رہی ہے۔ جافنا میں کئی دنوں سے کرفیو نافذ ہے۔ ملکی اخبارات کو اس آپریشن کے بارے میں خبریں دینے سے روک دیا گیا ہے۔ اس پابندی کا اطلاق غیر ملکی پریس پر نہیں کیا گیا۔ اگر غیر ملکی پریس کو بھی متنبہ کر دیا گیا ہے کہ ضرورت پڑنے پر ان کی رپورٹوں کو بھی سنسر کیا جائے گا۔ اب تک سری لنکا کی فوج نے جو بڑے دعوے کئے ہیں ان میں 50 سے زائد تامل گوریلوں کی ہلاکت اور فوج کے معمولی نقصان کے دعوے شامل ہیں۔ تاہم اصل صورت حال ابھی تک غیر واضح ہے۔

سری لنکا میں تامل نسلی طور پر اقلیت میں ہیں اور ان کا شکوہ ہے کہ ملکی معاملات میں ان کو ان کا جائز حصہ نہیں دیا جاتا لہذا وہ اپنی اکثریت کے علاقوں کو سری لنکا سے الگ کر کے ایک علیحدہ آزاد مملکت بنانا چاہتے ہیں۔ ملک کی اکثریت کا تعلق سنہالیوں سے ہے۔ اور ملک کی طاقت اور اقتدار بھی انہی کے قبضے میں ہے۔ ملک کے صدر وزیراعظم سمیت تمام بڑے بڑے عہدے ہمیشہ سنہالیوں کے ہاتھ میں رہے ہیں۔ سنہالیوں کی مذہبی قیادت یعنی بودھ بھی تاملوں کے خلاف رہتے ہیں۔ اور اندرون ملک تاملوں کو کوئی حمایت حاصل نہیں ہے۔ موجودہ صدر مادام چندریکا کمارا تنگا نے اپنے اقتدار کے ابتدائی ایام میں تاملوں سے صلح کی کوشش کی اور ابتدائی چند ماہ تاملوں سے دوستی میں گزرے۔ خیال کیا جا رہا تھا۔ کہ اب شاید 13 سال پرانی یہ خانہ جنگی پرامن طور پر ختم ہو جائے گی لیکن بعد ازاں حکومت اور تاملوں نے ایک دوسرے پر حملے کئے اور دونوں نے اس کا الزام ایک دوسرے پر عائد کیا۔ اس سے امن کی باتیں رک گئیں اور جنگ کی آگ ایک بار پھر بھڑک اٹھی۔

صدر چندریکا کمارا تنگا بار بار کہہ چکی ہیں کہ جنگ مسئلے کا حل نہیں۔ وہ مذاکرات کی باتیں بھی کرتی ہیں۔ ملک کی اکثریت جن میں بودھ مذہبی قیادت نمایاں ہے اس مسئلے کو طاقت سے حل کرنے کے حامی ہیں۔ مادام چندریکا ان سے اختلاف بھی کرتی رہتی ہیں۔ لیکن فی الحقیقت حکومت اور تاملوں میں سے کوئی بھی مذاکرات میں مخلص دکھائی نہیں دیتا۔ اور دونوں اپنی اپنی طاقت کے زعم میں ہیں۔ اور ہر کوئی دوسرے کے گرنے کے انتظار میں اپنی اپنی قوموں کے افراد کو خون میں گرتا دیکھ رہے ہیں۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی کارروائیاں

بھارت میں عام انتخابات کے پیش نظر جو مقبوضہ کشمیر میں بھی ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں حریت پسندوں نے اپنی کارروائیوں میں شدت پیدا کر دی ہے۔ حریت پسند ان انتخابات کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہے کہ امن و امان اس قدر خراب کر دیا جائے جو چند لوگ ووٹ دینا چاہتے ہیں ان کو بھی آنے کی ہمت نہ ہو۔ اور دنیا کو یہ بتا دیا جائے کہ کشمیری انتخابات نہیں بلکہ حق خود اختیاری چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متمنی ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے قصبے کپواڑہ میں گزشتہ روز سارا دن حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جنگ جاری رہی۔ حریت پسندوں کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ 32 بھارتی فوجیوں کو ان جھڑپوں میں ہلاک کر دیا گیا جبکہ 6 حریت پسندوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس کے علاوہ بارہ مولا میں بھی جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا۔

ہماری تاریخ

الفضل 16- مارچ 1960ء میں محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبل لارئیٹ کی خوشدامن صاحبہ کی وفات کی خبر شائع ہوئی۔ خبر کا متن۔

ربوہ- 13- مارچ- نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مورخہ 12- مارچ کو محترم چوہدری غلام حسین صاحب پی- ای- ایس- آف جھنگ کی اہلیہ محترمہ صاحبہ بیگم صاحبہ اپنے بیٹے مکرم میجر اقبال صاحب کی کوٹھی- واقع لاہور چھاؤنی میں وفات پا گئیں- (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں.....) آج صبح آپ کا جنازہ بذریعہ کار ربوہ لایا گیا۔ جہاں ساڑھے نو بجے صبح احاطہ بیت مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ازراہ شفقت اپنی ناسازی طبع کے باوجود جنازہ پڑھایا۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ قبر کی تیاری پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نہایت مخلص اور سلسلہ کے ساتھ سچی محبت رکھنے والی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

اللہ سے بڑی محبت کی کوشش کرتا ہوں۔ دعائیں بھی کرتا ہوں۔ مزا ہی نہیں آتا۔ نہ (عبادات) میں نہ نیکیوں میں۔ اور میری کیوں نہیں سنی جاتی۔ ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کا ذوق بگڑا ہوا ہو اور ذوق بگڑنے کے نتیجہ میں آپ کا ذہن ہمیشہ بعض دنیا کی لذتوں میں مگن رہے۔ جو آپ کو طبعاً اچھی دکھائی دیتی اور پیاری دکھائی دیتی ہیں اور خدا کی محبت کا یا نیکی کا ذوق نہیں پیدا ہوا۔ جب یہ ذوق ٹھیک نہیں ہو گا تو محبت فرضی رہے گی۔ وعدے کی حد تک رہتی ہے۔ طبعی قوت کے طور پر دل سے پھوٹتی نہیں ہے۔ اور اس کے بغیر آپ کی اصلاح ممکن نہیں۔ اور غیبت کا مسئلہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اتنا آسان نہیں جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔ جب تک آپ کا ذوق درست نہیں ہوتا۔ اور خدا کی وہ محبت دل میں پیدا نہیں ہوتی اور وہ نظر آپ کو عطا نہیں ہوتی جس نظر سے خدا اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ اس وقت تک آپ کو پتہ ہی نہیں لگے گا کہ آپ غیبت کرتے ہیں تو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہیں۔ اور اس سے کراہت کا نہ ہونا آپ کے بگڑے ہوئے ذوق کی نشانی ہے۔ پس کتنی کھلی کھلی ایک نشانی اپنے ہاتھوں میں تھما دی ہے۔ کہ اس کسوٹی پر اپنی اندرونی حالتوں کا جائزہ لینا ایک فرضی بات نہیں رہی بلکہ ایک یقینی حقیقت بن چکا ہے۔ جس جس حد تک ہم اس کسوٹی کے ظاہر کردہ نتیجہ کی رو سے ناکام ہو رہے ہیں اس حد تک ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ یہ کسوٹی وہ ہے جو جھوٹ نہیں بولتی۔

بقیہ صفحہ 5

حرکات کرے یہ آلہ ان سب حرکات کو ریکارڈ کر لیتا ہے اور پھر ان کو مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس عجیب آلہ کو خود مشاہدہ کیا کہ اور ایک کمرہ میں جہاں وہ آلہ رکھا ہوا تھا مختلف قسم کی حرکات کیں جو سب اس مشین میں ریکارڈ ہو گئیں اور بعد میں ہو بہو مجھے دکھا دی گئیں۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا اور مجھ پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ اور میں نے خیال کیا کہ جب انسان اس قسم کی محیر العقول مشین ایجاد کر سکتا ہے تو انسانوں کا خالق جس نے اسے ایسی ایجاد کی توفیق بخشی ہے اس کے سامنے انسان کے سامنے کی کونسی حرکت پوشیدہ رہ سکتی ہے اس ایجاد سے مجھے.... اور کلام الٰہی کی پیش کردہ تعلیم کہ فرشتے انسان کے اعمال ریکارڈ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور سب اعمال کا قیامت کے دن موازنہ اور حساب ہو گا کے متعلق پورا پورا انشراح ہو گیا اور میں نے اپنی سابقہ بداعتقادیوں اور بدظنیوں پر بہت شرم محسوس کی اور (کلام الٰہی) اور...... تعلیمات پر نئے سرے سے ایمان لایا اور اب......

تعلیمات کے متعلق احترام اور احتیاط کا پہلو مدنظر رکھتا ہوں اور....... احکام پر خلوص سے کاربند ہوں۔

یہ واقعہ سن کر میں نے کہا کہ یہ زمانہ جو (-) کا دور ہے اس میں قدرت کے باریک در باریک اسرار ظاہر ہونے مقدر ہیں چنانچہ کلام الٰہی کے مطابق اس دن جب پوشیدہ بھید ظاہر کئے جائیں گے اور جس کے نتیجہ میں نہ تو (اپنے اوپر سے مصیبت ٹلانے کی) کوئی طاقت اس (یعنی انسان) کے پاس رہے گی اور نہ اس کا کوئی مددگار ہو گا۔" میں اسی امر کی پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک دور جدید علمی حقائق اور دقائق کا ایسا بھی آنے والا ہے جس میں خود خواص الاشیاء اور پوشیدہ صفتیں ظاہر ہوں گی اور دنیا میں قانون طبعی کے عجب اسرار ظاہر ہوں گے اور ایسی ایجادات اور عجائب امور کا ظہور میں لانا انسانی طاقت اور قوت سے باہر ہے۔ یہ خالق الاشیاء ہی کی ہستی ہے جو ان سب باتوں پر قدرت اور طاقت رکھتی ہے۔"

یہ 1933ء کا واقعہ ہے اس دوران سائنس نے اتنی ترقی کی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کیا کسی کے وہم و گمان میں تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لندن سے تقریر فرماتے ہیں جو ساری دنیا میں دیکھی اور سنی جاتی ہے۔ اب تو انسان چاند سے بھی آگے جانے کی کوشش میں ہے۔

بقیہ صفحہ 6

تھیں۔ کچھ عرصہ پیشتر وہ ملتان میں اپنے بیٹے مکرم عبدالشکور صاحب مالک ریڈیو الیکٹرک ہاؤس ملتان کے ہاں مقیم تھیں۔ جہاں سے علاج کی غرض سے چند دن قبل ہی انہیں لاہور لایا گیا تھا۔ آپ نے اپنی یادگار چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مکرم میجر اقبال صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب کے علاوہ آپ کے دوسرے صاحبزادہ مکرم نورالدین صاحب جہانگیر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اور مکرم فضل الرحمان صاحب اسلم نائب تحصیلدار منٹگمری اور لودھراں میں مقیم تھے۔ اسی طرح آپ کی ایک صاحبزادی محترم مصلح الدین صاحب سعدی مینجر فلپس الیکٹرک کمپنی چٹاگانگ سے اور دوسری مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مقیم لندن سے بیاہی ہوئی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ محض قانون سازی سے جرائم کے سیلاب کو نہیں روکا جا سکتا۔ ان نفسیاتی بیماریوں کا علاج ضروری ہے جن سے مغلوب ہو کر یا بعض ناکامیوں پر انتقامی جذبات کے زیر اثر مخبوط الحواس لوگ یہ حرکات کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ ارباب اختیار کوٹی وی پروگراموں اور پریس میں شائع ہونے والے مواد کی اصلاح کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینی چاہئے کیونکہ انہی ذرائع سے متاثر ہو کر بہت سے لوگ ان نفسیاتی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں جو بالآخر اس قسم کے حادثات پر منتج ہوتے ہیں۔ قبل ازیں ایم ٹی اے ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں امام جماعت احمدیہ نے سانحہ میں ہلاک ہونے والے بچوں اور استانی کے خاندان کے افراد اور دیگر متاثرین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

دریں اثناء بیت الفضل لندن سے امام عطاء المجیب راشد نے برطانیہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس حادثہ کے سب متاثرین سے دلی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم برطانیہ' ہوم سیکرٹری' لیبر پارٹی کے سربراہ' لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ' سکاٹش سیکرٹری اور سکول کے ہیڈ ٹیچر کے نام الگ الگ خطوط میں زور دیا ہے کہ ایسے مثبت اقدامات کئے جائیں جن سے اس طرز کے جرموں کا موثر سدباب ہو سکے اور عوامل کا ازالہ ہو سکے۔

بقیہ صفحہ 1

ضروری ہے۔ انسان کی زندگی میں۔ اگر وہ خدا کی نگاہ میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اور فلاح حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے (-) فرمایا...... خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ دعا کرو مجھ سے (........) میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ اگر وہ شرائط کے ساتھ ہو۔ (کلام الٰہی) نے دوسری جگہ شرائط بیان کی ہیں وہ Understood ہے۔ ظاہر ہے وہ بات...... جو انسانوں میں سے میری عبادت تکبر کے نتیجہ میں نہیں کرتے یا یوں کہنا چاہئے کہ تکبر کی وجہ سے میری عبادت کا حق ادا نہیں کرتے..... وہ رسوا کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کے اندر ان کو ڈالا جائے گا۔

یہاں حکم دیا گیا ہے دعا کا...... تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے ہمیشہ دعا کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر چیز کے لئے مجھ سے مدد مانگو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر برائی سے بچنے کے لئے میرے فضل کی تلاش کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ شیطان کے حملوں سے حفاظت چاہتے ہو تو دعاؤں کے ذریعہ میری پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اگر دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہو' حقیقی ترقی ایسی ترقی جس میں کوئی گندگی شامل نہ ہو تو میری طرف رجوع کرو۔"

(از خطبہ 19- اکتوبر 1979ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ طاہر احمد صاحب متعلم ایف اے چک نمبر گ ب/565 ضلع فیصل آباد کا 16- اپریل 1996ء کو میو ہسپتال لاہور میں اپنڈیکس کا اپریشن ہوا ہے دونوں گردے بھی متاثر ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بستی جمال والا کھی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے خاندان کے اکثر افراد بیمار ہیں۔ ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صوبیدار میجر عبدالحمید صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کی اہلیہ کو 19- اپریل کو موٹر سائیکل سے گرنے پر کولھے کی دائیں ہڈی میں شدید چوٹ لگی ہے۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہے۔ شفا کامل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

1- موسم گرما کے پھولوں کے بیج وکالت زراعت تحریک جدید میں دستیاب ہیں۔

2- گندم اور چاولوں کے ہر قسم کے کیڑے اور سنڈی سسری مارنے والی گولیاں بھی وکالت زراعت سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(وکالت زراعت)

ڈینٹل سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ڈینٹل سرجن مورخہ 96-4-26 بروز جمعہ ساڑھے نو بجے سے 12 بجے اور 3 تا 5 بجے شام فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (مردانہ) لاہور

○ صوبہ پنجاب کے سکونتی مرد امیدوار اپنی درخواست پراسپکٹس میں دی گئی شرائط کے مطابق پر کر کے مورخہ 9- مئی 1996ء تک جمع کروا دیں۔

(نظارت تعلیم)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنے کی آخری تاریخ 20- اپریل تھی جو گزر گئی ہے۔ حکومت نے اس دوران نظر ثانی کی اپیل نہ کرکے فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اب سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق مستقل چیف جسٹس صاحبان ایک ماہ کے اندر اندر ان ججوں کی تقرری سے متعلق نئے سرے سے سفارش کریں گے۔ جن کے بارے میں قائم مقام چیف جسٹس حضرات نے سفارش کی تھی۔ قانونی حلقوں نے بتایا ہے کہ جسٹس خلیل الرحمان لاہور ہائی کورٹ چیف جسٹس کے طور پر عہدہ سنبھال چکے ہیں۔ مگر جج پر گئے ہوئے ہیں۔ واپسی پر سفارشات کے لئے چند دن باقی ہوں گے سفارشات کو حتمی شکل دی جاچکی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کا اصل سرمایہ کارخانے نہیں کارکن ہیں۔ اب پاکستان کی سرزمین سے کسی مسلم ملک کے خلاف کوئی سازش نہیں ہوگی۔ آمریت کی پیداوار نے ملک کے مستقبل اندھیرے کردیئے۔ ان کے دور میں ملک کو خطرہ ہی خطرہ لاحق تھا۔ انہوں نے کہا کہاں گئے وہ لوگ جو ایم او یوز کا مذاق اڑاتے تھے۔ وہ دیکھ لیں کہ آج یہ منصوبوں میں تبدیل ہو رہے ہیں انرجی کے شعبے میں 9 منصوبے شروع ہو چکے ہیں۔ پٹرولیم کے شعبے میں سرمایہ کاری پانچ سو فیصد بڑھی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سادرن الیکٹرک پاور کمپنی کے منصوبے کے افتتاح سے ایک اور ایم او یوز پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ آج پاکستان قرض لینے کی بجائے قرض واپس کر رہا ہے تین سالہ دور حکومت میں ہم نے ایک ارب ڈالر قرضہ واپس کیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے اہم رہنما اور سینکڑوں کارکن پناہ لینے کے لئے وسط ایشیائی ریاستوں میں پہنچ گئے ہیں۔ پہلے یہ لوگ خلیجی ممالک میں گئے تھے پاکستان نے وہاں کی حکومتوں کے ذریعہ گھیرا تنگ کیا تو فرار ہو کر وسطی ایشیائی ریاستوں میں چلے گئے۔ جعلی ناموں سے کئی بار پاکستان آ چکے ہیں۔ ان ممالک میں ازبکستان سرفہرست ہے ان کی واپسی کے لئے جلد ازبک اور دیگر حکومتوں سے رابطہ کیا جائے گا۔

○ کینسر ہسپتال میں بم دھماکے کا ایک ملزم بم جلد پھٹ جانے کی وجہ سے خود ہی اس کا شکار ہو گیا تھا۔ تاہم دوسرا دہشت گرد زندہ ہے۔ اس کو دیکھنے والے عینی شاہد کا سراغ مل گیا ہے اس عینی شاہد کا تعلق کینسر ہسپتال سے ہی ہے۔ وہ بم رکھ کر فرار ہونے والے کو پہچانتا ہے۔ اس نے آنے والی پجارو کا نمبر بھی نوٹ کر لیا تھا مگر وہ خوف کے مارے روپوش ہے پولیس اس عینی شاہد کے تعاقب میں ہے۔ ہسپتال انتظامیہ کے ایک اہلکار نے وعدہ کیا ہے کہ اس عینی شاہد کو ایک دو روز میں پیش کردیا جائے گا۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ بم قبل از وقت پھٹنے سے دہشت گرد بھی مارا گیا انہوں نے سوال کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو مصری سفارت خانے اور پشاور کے دھماکے کے وقت کیوں نہ وہاں گئیں۔ وہ ہسپتال صرف سیاسی فائدہ اٹھانے گئیں انہوں نے بتایا کہ دہشت گرد ہسپتال کے اندر کسی اہم جگہ پر دھماکہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کا منصوبہ تھا کہ پوری بلڈنگ کو تباہ کردیا جائے۔

○ عمران خان نے اپنی اہلیہ جمیما کی سیکیورٹی کے لئے غیر ملکی کمانڈوز کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔ یہ اقدام کینسر ہسپتال میں بم دھماکے کے بعد کیا گیا ہے۔ سیکیورٹی کے یہ انتظامات کسی کو دکھائی نہیں دیں گے۔

○ جماعت اسلامی نے قومی اسمبلی میں قائم شدہ پریشر گروپ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ پریشر گروپ میں حکومتی افراد شامل ہیں۔ جماعت اسلامی کے ترجمان نے کہا ہے کہ کسی سے بھی اتحاد نہیں کیا جائے گا۔ بہتر متبادل قیادت سامنے آنے پر غور کیا جائے گا۔

○ سابق رکن قومی اسمبلی اور مسلم لیگی رہنما احمد رضا قصوری کی بس پر کھاریاں کے قریب فائرنگ کی گئی جس سے 8 مسافر شدید زخمی ہو گئے۔ مسٹر قصوری نے مسٹر نواز شریف کی موجودگی میں پریس کانفرنس کو بتایا کہ یہ فائرنگ حکومت نے مجھے ہلاک کرنے کے لئے کی تھی۔ یہ ڈاکوؤں کی کارروائی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سیٹ پر لیٹا ہونے کی وجہ سے بچ گیا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ مڈ ٹرم الیکشن کے ایجنڈا پر ہی حکومت سے مفاہمت ہو سکتی ہے۔ حکومت کے محافظوں نے رویے تبدیل کر لئے ہیں۔ انہوں نے مڈ ٹرم الیکشن غیر جانبدار حکومت کی قیادت میں آزاد اور خود مختار الیکشن کمیشن کے زیر اہتمام کرانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ صرف انہی موضوعات پر بات ہو سکتی ہے۔

○ بھارتی طیارے نے پاکستانی دفاعی پوزیشنوں پر پرواز کی اور دھوئیں والے بم گرائے۔ آسمان پر دھوئیں کے بادل چھا گئے۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان عبدالحفیظ کاردار انتقال کر گئے وہ پیپلز پارٹی کی حکومت میں وزیر اور پھر سفیر بھی رہے۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ اس دفعہ بارہ شہروں سے قربانی کی کھالیں اکٹھی کی جائیں گی۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ مسلم لیگ بنانے کے لئے نواز شریف نے مجھے دو کروڑ روپے کی پیشکش کی تھی لیکن میں نے یہ پیشکش مسترد کردی۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ آئندہ بجٹ میں قوم پر 38- ارب روپے کے نئے ٹیکس لگیں گے۔ پیداواری شرح 6.3 فیصد اور بجٹ کا خسارہ 98- ارب روپے ہوگا۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کہا ہے پاکستان میں اپوزیشن جمہوریت سے وفادار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقبوضہ کشمیر میں ووٹنگ ہوئی تو امریکہ اسے الیکشن مان لے گا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلے پر پاک بھارت بات چیت ہونی چاہئے۔ اگر دونوں فریق کہیں تو امریکہ مصالحت کے لئے تیار ہے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم نے لبنان پر اپنے حملوں کے حوالے سے کہا ہے کہ اسلامی بنیاد پرستی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنے کا عہد کر رکھا ہے۔ انہوں نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے بعد اب ہم حزب اللہ سے نمٹ رہے ہیں۔ ادھر فلسطینی علاقوں میں جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملے کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے شام میں صدر حافظ الاسد سے ملاقات کی۔ لبنان پر اسرائیل نے گولہ باری جاری رکھی ہے۔ لبنان پر ایک منٹ میں دو راکٹ برسائے جا رہے ہیں۔ حزب اللہ نے بھی جوابا راکٹوں سے حملے کئے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن وامان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ترجمان نے امید ظاہر کی ہے کہ میرپور خاص' لاڑکانہ 'نواب شاہ' سانگھڑ اور سکھر کے گیارہ سو عازمین کو حج کی سعادت سے محروم کیا گیا ہے ان کی بد دعائیں حکومتی ایوانوں میں زلزلہ برپا کردیں گی۔

○ پنجاب کی حکومت نے اعلیٰ افسروں سے 20 کروڑ روپے کی 380 گاڑیاں واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن سینیئر افسران کو ایک گاڑی رکھنے کا اختیار ہے انہوں نے مہنگی اور پرتعیش گاڑیاں کئی کئی کی تعداد میں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ کارروائی پٹرول اور دیگر اخراجات کم کرنے کے لئے کی جارہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پہلے سب کچھ کرا دیتی ہیں بعد میں چاکلیٹ لے کر پہنچ جاتی ہیں وہ منافقت کی سیاست کرتی ہیں۔ ان کی اور ان کے والد کی سیاست میں فرق صرف یہ ہے کہ وہ صرف مارتے تھے اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد حال پوچھنے بھی جاتی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم لگام نہ ڈالتے تو ملک نیلام ہو جاتا۔ نج کاری میں بڑے گھپلے ہو رہے ہیں۔ ملک کی بولی لگ رہی ہے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ٹاپ پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر ۱ ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک
صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے
لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی
دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

۱۹۰ سے معروف حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
اٹھرا کی کامیاب
امرض علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
علامات
مردہ بچے پیدا ہونا، امید کا نقصان
پشتی باٹی پاس جی۔ ٹی روڈ
گوجرانوالہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز
خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534